REGD. No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل لاہور

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۹۷۹

چندہ سالانہ بیرون پاکستان ۳۰ روپے ۔ پاکستان سالانہ ۲۴ روپے ۔ ششماہی ۱۳ ۔ سہ ماہی ۷ ۔ ماہانہ ۲½

فی پرچہ ۱ ۔ بدھوار ۱۹ محرم الحرام ۱۳۷۰ھ

جلد ۴/۳۸ | یکم نبوت ۱۳۲۹ ہش یکم نومبر ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۵۰

”جناح مسلم لیگ“ کے قیام کا اعلان۔ خان ممدوٹ مسلم لیگ سے علیحدہ ہوگئے

لاہور ۔ ۳۱ اکتوبر۔ آج پاکستانی پنجاب کے سابق وزیر اعظم خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ نے مسلم لیگ سے علیحدگی کا اعلان کرکے ایک علیحدہ سیاسی پارٹی بنام ”جناح مسلم لیگ“ کے قیام کا اعلان کر دیا۔ خان ممدوٹ نے یہ اقدام اپنے ہمراہیوں کے مشورے سے کیا ہے جس کے لئے آپ نے ۲۹ ماہ رواں کو ایک خاص اجلاس بلایا تھا۔ اگلے دن جب وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خان پاکستان مسلم لیگ کے صدر کی حیثیت سے پنجاب کے سیلاب زدہ علاقے کا دورہ کرنے کے لئے تشریف لائے تھے۔ تو آپ نے ہی خان ممدوٹ سے ملاقات کی تھی۔ گو اس ملاقات کی تفصیلات بتانے سے دونوں صاحبوں نے گریز کیا تاہم یقین کیا جاتا ہے کہ اُس ملاقات میں خان لیاقت نے خان ممدوٹ کو ایک علیحدہ گروپ کے قیام سے احتراز کرنے کی تلقین کی تھی۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۸ اکتوبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کھانسی کم ہے۔ گلے کی بندش اور نزلہ زیادہ ہے

ربوہ ۔ ۲۹ اکتوبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کھانسی آگے سے کم ہے لیکن گلہ بند ہے اور نزلہ ہے احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

لاہور ۔ ۳۱ اکتوبر۔ حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کو پسلیوں میں سخت درد ہے۔ احباب اس بابرکت وجود کی صحت کاملہ کے لئے التزام کے ساتھ دعا فرمائیں۔

لاہور ۔ ۳۱ اکتوبر۔ نواب صاحب کی صحت پہلے کی نسبت قدرے بہتر ہے احباب موصوف کو صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں

مولانا اختر علی خان ”مدیر زمیندار“ کی امام مسجد احمدیہ لندن سے ملاقات

لندن ۔ ۳۱ اکتوبر۔ پاکستانی صحافیوں کا جو وفد آجکل برطانیہ کا دورہ کر رہا ہے۔ اس کے قائد مولانا اختر علی خان (مدیر روزنامہ زمیندار لاہور) اور ایک ترکی صحافی خاتون مس پیر یمان کرتان اتوار کی شب کو ایک دعوت میں مہمان تھے جو لندن کی مسجد احمدیہ کے امام چوہدری ظہور احمد باجوہ نے ان کے اعزاز میں دی تھی۔

اس موقعہ پر پاکستان کے مجلسی۔ اقتصادی اور سیاسی مسائل نیز ہمسایہ مسلم ممالک اور دنیا کے دوسرے ملکوں سے تعلقات پر گفتگو ہوئی۔ مس کرتان نے پاکستان کی ترقی کے متعلق اعلیٰ خیالات کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ ترک قوم پاکستان کے امور میں گہری اور پُر خلوص دلچسپی لیتی ہے۔ انہوں نے یہ امید ظاہر کی کہ کسی دن ترکی پاکستان سے بھی ویسا ہی رابطہ قائم کرے گا۔ جیسا کہ اس نے مغرب سے قائم کر رکھا ہے۔ اور جس کی بنا مشرق اور مغرب میں حالات کے صحیح اندازے پر ہوگی (دستار)

برمی اکابر سرحد میں

پشاور ۔ ۳۱ اکتوبر۔ آج برمی وزیر خارجہ اور سفیر برما مقیم پاکستان صوبہ سرحد کے ۳ روزہ دورے کے لئے آج پشاور پہنچ گئے۔ آج انہوں نے درہ خیبر کا معائنہ کیا۔ کل سوات جائیں گے۔

حیدر آباد کی طرح یہ ہمارا بھی گھریلو معاملہ ہے

پی کنگ ۔ ۳۱ اکتوبر۔ ہندوستان کی حکومت نے تبت پر حملے کے متعلق چینی حکومت کو جو مراسلہ ارسال کیا تھا۔ اس کا جواب موصول ہو گیا ہے جس میں لکھا ہے کہ تبت چین کا اہم حصہ ہے۔ اور یہ خالصۃً چین کا گھریلو معاملہ ہے جس میں ہم کسی دوسرے کی دخل اندازی مستحسن نہیں سمجھتے۔ یہ بالکل حیدر آباد کا سا معاملہ ہے جس کے خلاف ۱۹۴۸ء میں کارروائی کو آپ نے پولیس ایکشن قرار دے دیا تھا۔

حیدر آباد سندھ ۔ ۳۱ اکتوبر۔ وزیر اعظم سندھ نے آج سندھی اکابر سے پنجاب کے سیلاب زدگان کی امداد کیلئے ملاقات کی

کراچی ۔ ۳۱ اکتوبر۔ مشرقی بنگال کے ایڈووکیٹ جنرل مسٹر فیاض علی کو پاکستان کا ایڈووکیٹ جنرل مقرر کیا گیا ہے۔

کوئٹہ ۔ ۳۱ اکتوبر۔ بلوچستان میں آئینی اور انتظامی اصلاحات کی کمیٹی کے رکن ڈاکٹر محمود حسین کل پہنچ رہے ہیں۔ یہ اصلاحاتی وفد یہاں ۷ دن ٹھہر کر افسروں مسلم لیگ۔ شاہی جرگہ اور دیگر طبقوں کے نمائندوں سے ملاقات کرے گا۔

ایشیائی امن کو خطرہ!

واشنگٹن ۔ ۳۱ اکتوبر۔ صدر جمہوریہ امریکہ نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ جنگ کوریا میں چینی فوجوں کی شمولیت سے ایشیا کے امن کو سخت خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس سے اتحادی فوجوں کی مانچوریین سرحد کی طرف پیش قدمی بھی رک گئی ہے۔

کلکتہ ۔ ۳۱ اکتوبر۔ صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر راجندر پرشاد نے آج ایک بیان میں کہا۔ اقلیتی معاہدے سے نہ صرف تارکان وطن کی آمد میں کمی ہوئی ہے بلکہ لوگوں نے ۴

۴ اپنے اپنے گھروں کو واپس جانا شروع کر دیا ہے ۔

مشرقی پاکستان کی بڑی بندرگاہ — چالنا

کراچی ۔ ۳۱ اکتوبر۔ آج حکومت پاکستان کے ایک سرکاری اعلان میں چالنا کو مشرقی پاکستان کی بڑی بندرگاہ قرار دیا ہے۔ اس بندرگاہ کا افتتاح ۸ دسمبر کو گورنر جنرل پاکستان کر رہے ہیں۔ بندرگاہوں، کشتیوں اور لائسنسوں کے متعلق رولز مرتب ہو چکے ہیں۔ اور ان پر ۹ نومبر تک عوام کی رائے طلب کی گئی ہے۔

سرحد پولیس کی تنخواہوں میں اضافہ

پشاور ۔ ۳۱ اکتوبر۔ آج خان عبد القیوم خان وزیر اعظم سرحد نے ایک تقریر میں سپاہیوں اور حوالداروں کی تنخواہوں میں ۸ سے لیکر دس روپے کے اضافے کا اعلان کیا۔ آپ نے بتایا۔ گو اس کا بجٹ پر کافی اثر پڑے گا۔ لیکن کارکردگی کو احسن بنانے کے لئے یہ اضافہ ناگزیر تھا۔ آپ نے اس امر کا انکشاف بھی کیا۔ کہ پے کمیشن نے اپنی سفارشات پیش کر دی ہیں۔ انہیں جلد از جلد عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی جائے گی۔

مختصرات

کراچی ۔ ۳۱ اکتوبر۔ بنیادی اصولوں کی عدالتی سب کمیٹی نے بھی اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ یہ رپورٹ پاکستان دستوریہ کے اگلے اجلاس میں زیر بحث آئے گی۔ جو ۱۶ نومبر کو شروع ہو رہا ہے

بغداد الجدید ۔ ۳۱ اکتوبر۔ حکومت ریاست بہاولپور نے ۵۰ ہزار دوبارہ آباد ہونے والے مہاجرین کیلئے تقاوی پر قرضہ دینے کی ایک سکیم منظور کی ہے۔

کراچی ۔ ۳۱ اکتوبر۔ پاکستان کے ایوان تجارت نے سیلاب زدگان کیلئے گھر دکان پر جاکر چندہ فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے

مجاہدین اسلام کی بلادِ افریقہ کو روانگی کا ایمان افروز نظارہ۔ رقت آمیز دعاؤں اور پُرجوش نعروں میں الوداع

لاہور ۔ ۳۱ اکتوبر۔ مجاہدین احمدیت کا وہ قافلہ جو مکرم نور محمد نسیم سیفی صاحب (امیر قافلہ) مکرم مولوی محمد صدیق صاحب، مکرم مولوی عبد الکریم صاحب اور مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب پر مشتمل ہے۔ مغربی افریقہ جانے کے لئے آج صبح ساڑھے نو بجے پاکستان میل کے ذریعہ کراچی روانہ ہو گیا۔ ان مجاہدین کو الوداع کہنے کے لئے جماعت احمدیہ لاہور کے بہت سے احباب اسٹیشن پر موجود تھے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ از راہ شفقت تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ نے چاروں مجاہدین کے ساتھ مصافحہ و معانقہ فرمانے کے بعد ان کے منزل مقصود پر بخیر و عافیت پہنچنے کے لئے رقت آمیز اجتماعی دعا کرائی۔ احباب نے اپنے مجاہد بھائیوں کو بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے۔ اور مصافحہ و معانقہ کے بعد دلی دعاؤں اور پُرجوش نعروں کے درمیان انہیں رخصت کیا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کے علاوہ جو دیگر احباب سٹیشن پر آئے ہوئے تھے ان میں شیخ بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ لاہور۔ مولوی عبد الغفور صاحب۔ میاں غلام محمد صاحب اختر۔ محمود الحسن صاحب جنرل سیکرٹری جماعت مقامی اور ملک عمر علی صاحب نائب وکیل التبشیر کے اسماء قابل ذکر ہیں۔ مکرم ملک صاحب دفتر وکالت التبشیر کی طرف سے مجاہدین کو الوداع کہنے کیلئے ان کے ہمراہ ربوہ سے تشریف لائے تھے۔ ہمارے یہ مجاہد کراچی سے بحری جہاز میں روانہ ہو کر عدن ہوتے ہوئے پہلے پورٹ سوڈان پہنچیں گے۔ پھر وہاں سے بذریعہ ریل خرطوم پہنچ کر آگے بذریعہ لاری اور کہیں بذریعہ ہوائی جہاز سفر طے کرتے ہوئے اپنی اپنی منزل مقصود پر وارد ہوں گے۔

مکرم نور محمد نسیم صاحب سیفی نائیجیریا واپس پہنچ کر مرکزی مشن کا چارج لیں گے۔ نیز جماعتہائے احمدیہ نائیجیریا کے امیر کے فرائض بھی سرانجام دیں گے۔ مولوی محمد صدیق صاحب سیرالیون میں مبلغ انچارج کے طور پر کام کریں گے۔ مولوی عبد الکریم صاحب آپ کے نائب ہوں گے۔ اور مولوی عطاء اللہ صاحب گولڈ کوسٹ مشن میں تبلیغ کے فرائض سرانجام دیں گے۔ (سٹاف رپورٹر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میکلوڈ روڈ لاہور میں چھپوا کر دفتر الفضل رتن باغ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر مسلمان تبلیغ سے روگردانی نہ کرتے تو غلط عقائد کا کبھی شکار نہ ہوتے

(شیخ بشیر احمد)

تبلیغ کی وسعت اس امر کی مقتضی ہے کہ ہر شخص اس اہم فریضے کی ادائیگی کے لئے سرگرم عمل ہو جائے (نسیم سیفی)

لاہور ۳۱ اکتوبر۔ کل رات مغربی افریقہ جانے والے دو مبلغین کرام کے اعزاز میں جماعت احمدیہ لاہور اور فضل عمر ہوسٹل یونین کی طرف سے دعوت طعام کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس میں صدارتی تقریر کرتے ہوئے مکرم شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے اس امر پر زور دیا کہ اگر مسلمان فریضہ تبلیغ سے روگردانی اختیار نہ کرتے تو انکے دین میں ایسے عقائد کبھی رواج نہ پاتے کہ جو آج دنیا بھر میں اسلام کی رسوائی کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا یہ کیسے ممکن ہو سکتا تھا کہ مسلمان اس حال میں قتل مرتد کے غلط عقیدے کو اختیار کرتے کہ وہ خود دوسروں کو اسلام کی دعوت دے دے کر اپنے ادیان سے ارتداد اختیار کرنے کی ترغیب دلا رہے ہوتے مسلمانوں نے تبلیغ کو ترک کر دیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ رفتہ رفتہ ایسے عقائد ان میں گھر کر گئے۔ کہ جن سے تبلیغ کی یکسر نفی لازم آتی تھی۔ چنانچہ آج اسی قسم کے عقائد ان کی بے عملی کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ اس حال میں وہ کس منہ سے کسی کو اسلام کی دعوت دے سکتے ہیں جبکہ وہ خود ایسے شخص کو واجب القتل قرار دیتے ہیں کہ جو اسلام ترک کر کے کسی دوسرے مذہب کو اختیار کرنے کی طرف راغب ہو

اسلام کی طرف دعوت دینے والے مجاہدین کی مشکلات میں اضافہ

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ اس غلط عقیدے کے باعث اسلام کو جو ضعف پہنچا ہے اس نے ان مردان خدا کی مشکلات میں بے حد اضافہ کر دیا ہے کہ جو اس وقت میدان تبلیغ میں سرگرم عمل نظر آ رہے ہیں جہاں معاندین اسلام یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ نعوذ باللہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے وہاں خود یہ بد اندیش مسلمان قتل مرتد کے عقیدے کو جزو اسلام قرار دے کر ان کی تائید کر رہے ہوتے ہیں۔ ایسے حال میں حقیقی اسلام کی طرف دعوت دینے والوں کو معاندین کا ہی منہ بند نہیں کرنا پڑتا بلکہ خود نام نہاد حامیان دین کے لگائے ہوئے ان چرکوں کا مداوا بھی کرنا پڑتا ہے جو گھر کے چراغ سے ہی گھر کو آگ لگانے پر تلے ہوئے ہیں۔

پریشانی کا اصل باعث

پس ظاہر ہے کہ خدا تعالےٰ ہمارے ان نوجوانوں سے ایک نہایت ہی مشکل کام لینا چاہتا ہے انہیں اس حال میں دنیا کو اسلام کی طرف دعوت دینے کے لئے بھیجا جا رہا ہے کہ بعض مسلمان کہلانے والے خود ان کے قتل کے فتوے صادر کر رہے ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں ایک ہفتے کے اندر اندر دو احمدی محض ایسے ہی فتووں کے نتیجہ میں شہید ہو چکے ہیں

ایسی شہادت کا میسر آنا تو خوشی کا مقام ہے اور کوئی احمدی اس سے خائف نہیں ہو سکتا۔ لیکن جو امر ہمارے لئے پریشانی کا باعث ہے وہ یہ ہے کہ کہیں خود مسلمان کہلانے والوں کا یہ طرز عمل دنیا بھر میں اسلام کو بدنام کر کے نہ رکھ دے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین چند کروڑ نفوس تک محدود ہو کر رہ جائے۔

وقت کا اہم تقاضہ

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مکرم شیخ صاحب نے مزید فرمایا۔ اس میں شک نہیں کہ غلبہ اسلام کے متعلق خدائی وعدے ضرور پورے ہوں گے۔ بلاشبہ ہم اس یقین سے لبریز ہیں کہ دنیا ختم نہیں ہوگی تاوقتیکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی اختیار نہ کر لے اور یقیناً وہ وقت کبھی آئے گا جب دنیا کی قومیں اپنی بدقسمتی پر آٹھ آٹھ آنسو روئیں گی کہ خدا تعالےٰ کا مسیح ان کے درمیان مبعوث ہوا اور انہیں بر وقت اس کی آواز پر لبیک کہنے کی سعادت میسر نہ آئی۔ لیکن وہ یقین جو ہمیں عمل پر آمادہ نہیں کرتا ہمارے کس کام آ سکتا ہے؟ چاہیئے کہ ہم وقت کے تقاضوں کو پہچانیں جس قدر ہمارے راستے میں روکاوٹیں پیدا کی جا رہی ہیں اسی قدر ہم زیادہ مستعد ہو جائیں۔ خوش نصیب ہے وہ انسان جو وقت کے تقاضے کو پہچان کر میدان عمل میں کود پڑتا ہے۔ آج جماعت احمدیہ لاہور اور فضل عمر ہوسٹل کے نوجوان طلبا نے اپنے مجاہدوں کی خدمت میں ایڈریس پیش کر کے نہایت گرم جوشی سے الوداع کہا ہے لیکن جب تک ہم میں سے ہر ایک کے اندر وہی مجنونانہ جوش پیدا نہیں ہوتا کہ جس نے خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے انہیں میدان تبلیغ میں اترنے پر مجبور کر دیا۔ اس وقت تک ہمارا انہیں الوداع کہنے کے لئے ایک تقریب رچا بیٹھنا محض ایک ڈھونگ ہے نفس کا ایک دھوکہ ہے کہ جو فائدہ کی بجائے ہمیں نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اگر ہمارا آج ان مجاہدین کو الوداع کہنا ایک رسم نہیں ہے تو پھر یقیناً ہم میں سے ہر ایک کے اندر وہی جنون کی سی کیفیت پیدا ہو جانی چاہیئے کہ جو انسان کو بڑی سے بڑی قربانی کر گذرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ بالخصوص ہمارے نوجوانوں کو اپنے اندر یہ عزم پیدا کرنا چاہیئے کہ وہ بھی تعلیم سے فارغ ہو کر اپنے آپ کو خدمت اسلام کیلئے پیش کر دیں گے اور اس طرح اس حقیقی انقلاب کو اور زیادہ قریب لے آئیں گے۔ جس کے بغیر دنیا کی نجات ناممکن ہے

مجاہدین سے خطاب

مبلغین کرام کو مخاطب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا ہم آپ کے بھی شکر گذار ہیں کہ آپ نے آگے قدم بڑھا کر ہم کو ہمارے فرائض کی طرف توجہ دلائی ہے خدا تعالےٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے اور ہم سب کو آپ لوگوں کی تقلید کرتے ہوئے آگے قدم بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے

خدا تعالےٰ کے فضل کو جذب کرنیوالی مساعی

اس سے قبل تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم حافظ عبد السلام صاحب مقامی سیکرٹری تعلیم و تربیت نے جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے اور خواجہ منظور احمد صاحب نے فضل عمر ہوسٹل یونین کی طرف سے مختصر سی تقاریر کے دوران میں مجاہدین کو نہایت گرمجوشی سے الوداع کہا۔ مکرم حافظ صاحب نے فرمایا سیدنا حضرت امیر المومنین نے فرمایا تھا کہ "جب تک ہم اسلام کی خاطر اس طرح قربانیاں نہیں دینگے جسطرح بھٹی کے اندر ایندھن جھونکا جاتا ہے اس وقت تک اسلام کی فتح کا دن نمودار نہیں ہوگا۔ نوجوان آگے آئیں اور دین کی اس ضرورت کو پورا کریں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہمارے نوجوانوں نے اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہا۔ خدمت دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کیں اور حضور ایدہ اللہ کے حکم کی تعمیل میں دنیا کے دور دراز ممالک میں پھیل گئے تا کہ خدا کے مسیح کا مشن پورا ہو اور ساری دنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔ پس آج ہم ایسے ہی اولوالعزم مجاہدوں کو الوداع کہنے کے لئے جمع ہوئے ہیں جنہوں نے اپنے آپکو اس عظیم الشان قربانی کے لئے پیش کیا ہے اور جن کی قربانیوں کے نتیجے میں آج دنیا کے کونے کونے میں اسلام کا نام بلند ہو رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہی کوششیں ثمر دار ثابت ہوتی ہیں کہ جو خدا تعالےٰ کے فضل کو جذب کرنیوالی ہوں۔ جو انقلاب احمدیت دنیا میں برپا کرنا چاہتی ہے وہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہی برپا ہوگا لیکن اس فضل کو جذب کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم مقدور بھر کوششیں عمل میں لائیں

عالمگیر بے حسی

خواجہ منظور احمد صاحب نے مسلمانوں کی بے حسی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض و غایت بیان کرنے کے بعد کہا کہ ہمارے یہ مجاہد تمام دنیا میں اسلام کا فرض ادا کرتے جا رہے ہیں۔ تبلیغ تمام مسلمانوں پر فرض ہے لیکن آج ساری کی ساری دنیائے اسلام اس سے غافل ہے صرف مسیح محمدی کے ہی پیرو ہیں جنہوں نے اس فریضے کی ادائیگی میں سر دھڑ کی بازی لگا رکھی ہے اللہ تعالےٰ ہمارے مجاہدوں کو قابل فخر کامیابی سے نوازے اور ہم نوجوانوں کو بھی اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

میدان تبلیغ کی وسعت اور ہمارا فرض

مجاہدین کی طرف سے وفد کے امیر مکرم نور محمد نسیم سیفی صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا نے ان ایڈریسز کے جواب میں مختصر سی تقریر کرتے ہوئے مکرم مولوی محمد صدیق صاحب (سیرالیون) مکرم مولوی عبدالکریم صاحب (سیرالیون) مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب (گولڈ کوسٹ) اور خود اپنی طرف سے جماعت احمدیہ لاہور اور فضل عمر ہوسٹل یونین کا اس عزت افزائی پر شکریہ ادا کیا۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی ابتدائی مساعی اور ضرورتوں کا موجودہ مساعی اور ضرورتوں سے مقابلہ کرنے کے بعد فرمایا خدا تعالےٰ کے فضل اور سیدنا حضرت امیر المومنین کی توجہ خاص کی بدولت ہماری تبلیغ اس قدر وسیع ہو چکی ہے کہ جب تک ہم میں سے ہر شخص اس فریضے کی ادائیگی کے لئے میدان میں نہیں اترے گا ہم دنیا کی تشنگی کو بجھانے میں کامیاب نہیں ہو سکینگے جس دن جماعت کے ہر فرد نے اس حقیقت کو سمجھ لیا اور اس کے مطابق آگے قدم بڑھا دیا۔ ہماری کامیابی کی ساعت قریب سے قریب تر آ جائے گی۔ آپ نے تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالےٰ انہیں اور ان کے ساتھیوں کو حضور ایدہ اللہ کی توقعات پوری کر دکھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

صاحب صدر کی تقریر کے بعد یہ تقریب اجتماعی دعا پر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

(سٹاف رپورٹر)

قافلہ کی روانگی

امرتسر ۳۱ اکتوبر۔ آج مغربی پاکستان سے ۱۹۱ مسلم مہاجرین کا قافلہ یو۔ پی میں دوبارہ آباد ہونے کے لئے یہاں سے روانہ ہو گیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل لاہور
یکم نومبر ۱۹۵۰ء

جلسے درہم برہم کرنے والا گروہ

لاہور کی یونیورسٹی گراؤنڈ میں وزیر اعظم پاکستان کی تقریر کے دوران میں جو بعض لوگوں نے شورش پیدا کی۔ اسکو مسلم لیگ کے خلاف عوام کے احتجاج سے منسوب کرنا واقعات کا سخت غلط اندازہ لگانے کے مترادف ہے۔ جو لوگ اس کو یہ رنگ دینا چاہتے ہیں۔ ان کی غیر جانبداری محل نظر سمجھی جائے گی۔ اگر یہ پبلک کی آواز ہوتی تو یہ ناممکن تھا کہ اتنے بڑے ہجوم کو بعد میں قابو میں لایا جا سکتا۔ ایسے ہنگامہ کو جو چند شورش پسندوں کے اخراج کے بعد بالکل خاموش ہو جائے سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ چند کرائے کے لوگوں کا پیدا کیا ہوا تھا۔ ورنہ عوام کے ساتھ اس کا کوئی تعلق واسطہ نہ تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ مسلم لیگ کا دشمن عنصر یہ کوشش کر رہا ہے کہ سادہ دل عوام کو یقین دلایا جائے کہ مسلم لیگ مر چکی ہے۔ اب وہ کسی کام کی نہیں رہی۔ اس کی موجودہ قیادت بالکل نکمی ہے۔ اور اکثریت کا اعتماد اس سے بالکل اٹھ چکا ہے۔ ہم ایک مدت سے دیکھ رہے ہیں کہ یہ عنصر پاکستان کے قیام کے روز سے ہی یہ کوشش کر رہا ہے۔ کہ کسی نہ کسی طرح مسلمانوں میں انتشار پھیلایا جائے اور اس کی بہترین صورت یہ ہے کہ مسلم لیگ سے عوام کو دل برداشتہ کر دیا جائے۔ اس تخریبی عنصر نے مسلم لیگ کو مردہ ثابت کرنے کے لئے کئی کئی پینترے بدلے ہیں اور کئی کئی طریقے استعمال کئے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی ہم یہ بھی دیکھتے چلے آئے ہیں۔ کہ اگرچہ یہ عنصر خود مسلم لیگ کے زعما میں تفریق و تشتت پیدا کرنے میں کسی حد تک کامیاب ہے مگر عوام کے دلوں میں جو مسلم لیگ پر اعتماد ہے اس کو زخم نہیں پہنچا سکا۔

مختلف پارٹیاں جو مسلم لیگ کی دشمن ہیں۔ اگرچہ بظاہر وہ ایک دوسرے سے مختلف مقاصد رکھتی ہیں مگر لیگ دشمنی میں سب متحد ہیں۔ اور جو مظاہرہ یونیورسٹی گراؤنڈ میں کیا گیا ہے۔ اس کی ناکامی اور کھوکھلاپن دیکھ کر ایک انسان اندازہ کر سکتا ہے۔ کہ ان تمام پارٹیوں کا متحدہ محاذ بھی لیگ کے مقابلہ میں کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ اور عوام پر ان میں سے کسی کا اتنا اثر بھی نہیں ہے کہ دوسری پارٹیوں کی امداد کے ساتھ بھی لیگ کو کوئی نقصان پہونچا سکے ویسے تو ان تخریبی پارٹیوں کے ترجمان اخبار اپنی دانست میں لیگ کے کفن میں آخری کیل بھی گاڑ چکے ہیں۔ مگر ہمیں امید ہے کہ اسی یونیورسٹی کے واقعہ سے ان کی غلط فہمیاں دور ہو گئی ہونگی۔ اور ان کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ عوام ان کی تعلیوں کو کس رنگ میں دیکھتے ہیں۔ اس ہنگامہ کا کھوکھلا پن ہی صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ شورش بپا کرنے والا گروہ اپنی ذاتی کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ وہ دوسروں کے ہاتھ میں محض آلہ کار ہے۔ اور اسکو کسی پارٹی سے تعلق نہیں۔ وہ ایک بکاؤ مال ہے۔ جو چاہے قیمت دے کر ان کو خرید سکتا ہے۔ اور خریدار جو کام چاہے اس سے لے سکتا ہے۔

دوسری بات جو اس ضمن میں ہم عرض کرنا چاہتے ہیں وہ بہت اہم ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ یہ گروہ جس کو یونیورسٹی گراؤنڈ میں استعمال کیا گیا ہے۔ یقیناً وہی گروہ ہے جس کو جلسوں کے منتشر کرنے میں فنکارانہ مہارت حاصل ہے۔ اس لئے ایسے گروہ کی شناخت کرنا کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔ یونیورسٹی گراؤنڈ میں اس گروہ کی اپنے مقصد میں ناکامی کی وجہ یہ نہیں ہے۔ کہ اس کی فنکاری میں کوئی نقص ہے۔ جہاں تک موقعہ کا تعلق ہے۔ انہوں نے اپنے ہنر کے مظاہرہ میں کوئی کمی نہیں کی۔ ناکامی کی وجہ دراصل یہ ہے کہ وہ اس کے مبادیات کا اہتمام نہیں کر سکے۔ اور وہ یہ ہے پہلے سے آتش فشاں تقریروں اور اشتہاروں سے عوام کی ذہنیت کو مسموم کرنا چونکہ یہ معاملہ ذرا بے ڈھب تھا۔ اس لئے یہ گروہ کھلا کھلا پراپیگنڈا نہیں کر سکتا تھا۔ کیونکہ اس طرح اس گروہ کے سرغنوں کا پردہ فاش ہو جانے کا یقینی ڈر تھا۔ اس لئے چار و ناچار اپنی مستمرہ سکیم سے یہ ابتدائی مگر نہایت ضروری پروگرام اسے حذف کرنا پڑا۔ سرغنوں سے یہاں مراد وہ لوگ نہیں ہیں جنہوں نے اس گروہ کی خدمات خریدیں۔ بلکہ وہ لوگ ہیں جو اس گروہ کی تجارت کرتے ہیں۔ اور وصول شدہ قیمت میں سے معتدبہ حصہ خود اڑاتے ہیں۔

اگر یونیورسٹی والی تقریر ایسی شخصیت کی نہ ہوتی۔ جو ایک ہی وقت میں مسلم لیگ کا صدر بھی اور حکومت پاکستان کا وزیر اعظم بھی ہے۔ تو اس گروہ کی کامیابی یقینی تھی جسطرح ناروال میں شیعوں اور جماعت احمدیہ کے مختلف مقامات کے جلسوں میں انہیں کامیابی حاصل ہوتی رہی ہے۔

جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے اس گروہ کو کسی پارٹی سے تعلق نہیں ہے۔ اور اس لحاظ سے ان کی کوئی حیثیت نہیں۔ مگر اس گروہ کے سرغنہ آتش بیانی اور عوام کو گمراہ کرنے میں ید طولےٰ رکھتے ہیں۔ یہ سرغنہ وہی ہیں۔ جو تھوڑی تھوڑی قیمت کے لئے مسلمانوں کے مفاد کو اغیار کے پاس شروع سے ہی بیچتے آ رہے ہیں۔ مسلمانوں کے مفاد کے خلاف جن کے کارناموں سے برعظیم ہند کی گذشتہ پندرہ بیس سالہ تاریخ داغدار ہے۔ دوسروں کے جلسے برہم کرنا ایک فن ہے۔ جس میں اس گروہ نے کمال پیدا کیا ہوا ہے۔

موجودہ معاملہ میں جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے یہ گروہ اپنے فن کا پورا پورا مظاہرہ نہیں کر سکا۔ کیونکہ وہ اپنا پورا پروگرام زیر عمل نہیں لا سکتا تھا۔ یہ گروہ مسلم لیگ کے استحکام کو شروع ہی سے اپنے زریں مفاد کے خلاف محسوس کرتا رہا ہے۔ اور ہمیشہ اس کی تخریب و تباہی کے لئے جدوجہد کرتا چلا آیا ہے۔ اگر موجودہ معاملہ میں صرف مسلم لیگ بطور ایک جماعت کے اس کے مقابل ہوتی۔ اور حکومت مسلم لیگ کی نہ ہوتی۔ تو وہ کھلم کھلا اپنے اس کارنامہ کو پایہ تکمیل تک پہونچانے کی کوشش کرتا۔ اور اسی طرح کرتا جس طرح اس نے تقسیم سے پہلے کیا تھا۔ اور اس جلسہ کو درہم برہم کرنے میں اس کو اسی طرح کامیابی ہوتی جس طرح کہ مسلم لیگ کے جلسوں کو درہم برہم کرنے میں اسکو تقسیم سے پہلے کامیابی ہوا کرتی تھی۔ جبکہ حکومت کی طاقت اس کے خلاف ہونے کی بجائے اس کے ساتھ تھی۔

آج چونکہ مسلم لیگ کی حکومت ہے اس لئے یہ گروہ ننگا ہو کر اس کی مخالفت نہیں کر سکتا۔ اس لئے اس کو اپنے پروگرام کا پہلا ضروری حصہ یعنی عوام کے دلوں کو مسموم کرنا ترک کرنا پڑا۔ اور مختلف پارٹیوں نے جو بزعم خود مسلم لیگ کے خلاف فضا تیار کر رکھی تھی صرف اسی پر بھروسہ کرنا پڑا۔ مگر اس حفظ ماتقدم کے باوجود ان کے اندازِ قد کو ہر کوئی خوب پہچانتا ہے۔

چندہ حفاظت مرکز کی ادائیگی کی آخری تاریخ

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے چندہ حفاظت مرکز کی ادائیگی کے لئے چھ ماہ کی میعاد مقرر فرمائی تھی۔ اور یہ میعاد "الفضل" میں حضور کے اس ارشاد کی اشاعت کے لحاظ سے ۳۱ اکتوبر کو ختم ہو رہی ہے۔

جن دوستوں نے اب تک یہ چندہ ادا نہیں کیا۔ ان کے لئے اب آخری موقعہ ہے۔ کہ وہ فوراً چندہ ادا کرنے کی سعادت حاصل کر لیں۔ اس چندہ کی جو رقوم اکتوبر کے آخر یا شروع نومبر میں روانہ کی جائیں گی۔ ان کا ۱۰ نومبر تک انتظار کیا جائے گا۔ اور اس تاریخ تک آنے والی رقوم میعاد کے اندر تصور کی جائیں گی۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

قادیان کے سالانہ اجتماع میں پاکستانی احمدیوں کی شرکت

خواہشمند احباب ضروری کوائف کے ساتھ اپنی درخواستیں جلد بھجوا دیں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی قادیان کے سالانہ مذہبی اجتماع کے موقعہ پر پاکستانی احمدیوں کی ایک پارٹی کے بھجوائے جانے کی تجویز ہے۔ اور اس تعلق میں حکومت مغربی پنجاب سے ضروری انتظامات کے لئے ایک درخواست کی گئی ہے۔ اگر یہ درخواست منظور ہو گئی تو انشاء اللہ اس سال ایک سو اصحاب کی پارٹی دسمبر ۱۹۵۰ء کے آخری ہفتہ میں چار پانچ دن کے لئے قادیان جائے گی۔ جو دوست اس پارٹی میں شریک ہونا چاہیں۔ اور سفر خرچ برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ اپنے علاقہ کے امیر یا پریذیڈنٹ کے ذریعہ بہت جلد اپنی درخواست ذیل کے پتہ پر بھجوا دیں۔ درخواست میں مندرجہ ذیل کوائف ضرور درج کئے جائیں:

(۱) کیا درخواست کنندہ کا کوئی رشتہ دار اس وقت قادیان میں ہے۔ اگر ہے تو کون اور اس کے ساتھ درخواست کنندہ کا کیا رشتہ ہے۔ (۲) درخواست کنندہ کتنے عرصہ سے قادیان نہیں گیا؟ (۳) اگر درخواست کنندہ کی درخواست منظور کئے جانے کی کوئی خاص وجہ ہو تو اسے درج کیا جائے۔ (۴) درخواست میں اپنا نام اور مکمل پتہ بھی درج کیا جائے۔

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور (یا مولوی جلال الدین صاحب شمس ربوہ متصل چنیوٹ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل [illegible] خرید کر [illegible]
سے زیادہ اپنے غیر احمدی [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احراری اخبار "آزاد" کے تین جھوٹ

(۱)

از مکرم مولینا جلال الدین صاحب شمس ناظر تالیف و تصنیف سلسلہ احمدیہ

اسلام ہر حال میں سچ بولنے کا حکم دیتا ہے اور جھوٹ کو بت پرستی اور شرک کے مشابہ قرار دیکر اس سے بچنے کی ہدایت کرتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے کونوا مع الصادقین فرمایا ہے کہ تم صادقوں کے ساتھ ہو کر صادق بن جاؤ اور کاذبوں کیلئے لعنۃ اللہ علی الکاذبین فرمایا کہ جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہوتی ہے۔

کاذب احراری لیڈر

احرار کے چند لیڈر ایسے ہیں جو نہایت بیباکی سے جھوٹ بولتے ہیں۔ انہیں میں سے ایک ایڈیٹر آزاد بھی ہیں۔ آزاد کو دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو نہ تو خدا تعالےٰ پر ایمان ہے اور نہ ان کے دلوں میں خوف خدا ہے۔ آزاد اخبار کا کوئی پرچہ ایسا نہیں ہوگا جس میں دروغ بافی اور افترا پردازی اور کذب بیانی سے کام نہ لیا گیا ہو۔

آزاد مورخہ ۲ اکتوبر میں شذرات (از حکومت موجود) کے عنوان کے ماتحت تین صریح جھوٹ لکھے گئے ہیں۔ ایک یہ کہ "قادیان اور ربوہ میں مسلمانوں کو صرف اس لئے تبلیغ کی اجازت نہیں کہ وہاں مرزائیوں کی اکثریت ہے"۔

اس بات کے جھوٹ ہونے کا خود ایڈیٹر آزاد نے یہ لکھ کر اعتراف کر لیا ہے کہ:-

"متحدہ ہندوستان میں جب مرزائیوں کو برطانیہ کی پشت پناہی حاصل تھی مجلس کو گوناگوں مصیبتوں کا سامنا رہا۔ قادیان میں مرکز احرار کا بہت مضبوط مرکز بن گیا تھا"۔ (آزاد ۱۷ اکتوبر)

پس یہ کس قدر ناپاک جھوٹ ہے کہ قادیان میں اس وجہ سے احرار کو تبلیغ کی اجازت نہ تھی کہ وہاں احمدیوں کی اکثریت تھی۔ احراری خوب جانتے ہیں کہ یہ کھلے بندوں وہاں جاتے تھے اور جھنڈوں پر چڑھ کر وعظ کرتے تھے اور غیر احمدی اپنا سالانہ جلسہ بھی کرتے تھے۔ اور باوجودیکہ امام جماعت احمدیہ اور آپ کے خاندان کو قادیان کے مالکانہ حقوق حاصل تھے۔ لیکن پھر بھی احراری مولوی بانئے جماعت احمدیہ اور احمدیوں کے خلاف بے حیائی سے ہرزہ سرائی بھی کرتے رہے۔ لیکن ہر موقعہ پر احمدیوں نے صبر اور تحمل سے کام لیا ورنہ قادیان میں یہ مضبوط مرکز کیسے بنا سکتے تھے؟

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کی توہین کا الزام

دوسرا جھوٹ ایڈیٹر آزاد نے یہ لکھا ہے "جیسا کہ مرزائی لٹریچر اور مرزا غلام احمد قادیانی کی تمام تصانیف سے عیاں ہے مرزائیت کا مقصد بجز حضور نبی اکرم تمام انبیاء اولیاء اور علماء کی توہین کے اور کچھ نہیں اور جب مرزائی اس مذہب کی تبلیغ کو اٹھیں گے تو لازماً وہ انبیاء کی توہین کے مرتکب ہوں گے۔ جیسا کہ وہ سیالکوٹ اور ڈیرہ غازیخاں کے جلسوں میں کر چکے ہیں"۔

ہر وہ شخص جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تالیفات کا مطالعہ کیا ہے۔ وہ آزاد کے اس صریح جھوٹ پر ضرور نفرین کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

نیز فرماتے ہیں:-

"اے تمام وہ لوگو! جو زمین پر رہتے ہو۔ اور اے تمام وہ انسانی روحو! جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو! میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے۔ اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کا انعام پاتے ہیں"۔ (تریاق القلوب ایڈیشن اول ص۳)

نیز فرماتے ہیں:-

"نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے کہ خدا سچ ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے"۔ (کشتی نوح ص۱۳)

نیز حضور اپنی جماعت کو نصیحت فرماتے ہیں۔

"ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اسی پر مریں اور تمام انبیاء علیہم السلام اور تمام کتابوں پر جن کی سچائی قرآن کریم سے ثابت ہے ایمان لائیں"۔

(ایام الصلح صفحہ ۸۷)

نیز فرماتے ہیں کہ ؎

سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے

پھر تمام رسولوں کے متعلق فرماتے ہیں ؎

ہر رسولے آفتاب صدق بود
ہر رسولے بود مہر انورے
ہر رسولے بود ظل دین پناہ
ہر رسولے بود باغ مثمرے
گر بدنیا نامدے ایں خیل پاک
کار دیں ماندہ سراسر ابترے
آں ہمہ از یک صدف صد گوہر اند
متحد در ذات واصل گوہرے

(درثمین)

اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کی نسبت فرماتے ہیں:-

"امام بزرگ ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فانی فی سبیل اللہ اور علم دین کا ایک بحر اعظم تھا"۔ (فتاویٰ احمدیہ)

اور فرماتے ہیں:-

"جس قدر ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم یا ان کے شاگردوں نے دین میں کوشش کی ہے حتی المقدور ان کی کوششوں سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور ان بزرگوں کے اجتہادات کو نیک ظن کے ساتھ دیکھنا چاہیئے اور تعظیم اور نیکی کے ساتھ ان کو یاد کرنا چاہیئے اور ان کی عزت اور قبولیت کو رد نہیں کرنا چاہیئے"۔ (فتاویٰ احمدیہ)

اسی طرح حضور کی تحریرات میں اولیاء اور علمائے کرام کی جابجا تعریف پائی جاتی ہے۔ کیا کوئی باحیا انسان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مذکورہ بالا تحریرات کو پڑھ کر یہ خیال کر سکتا ہے کہ حضور کی تالیفات کی غرض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یا دیگر انبیاء اور اولیاء کی توہین کرنا ہے؟

ایڈیٹر آزاد کا یہ قول اسی طرح جھوٹ ہے جس طرح اس کا یہ کہنا:-

"جب مرزائی اس مذہب کی تبلیغ کو اٹھیں گے تو لازماً وہ انبیا کی توہین کے مرتکب ہوں گے۔ جیسا کہ وہ سیالکوٹ اور ڈیرہ غازیخاں کے جلسوں میں کر چکے ہیں"۔

باشندگان سیالکوٹ اور اہالیان ڈیرہ غازیخاں اس بات کو خوب جانتے ہیں کہ ایڈیٹر "آزاد" کا یہ صریح جھوٹ ہے۔ جھوٹ بولنے کے عادی احراریوں کے سوائے دوسرے غیر احمدی دوست جو ان جلسوں میں شامل ہوئے وہ یہ شہادت دینے سے کبھی نہیں ہچکچائیں گے کہ احمدی لیکچراروں نے ہرگز کسی نبی کی توہین نہیں کی تھی اور ایڈیٹر آزاد کا یہ صریح جھوٹ ہے۔ کہ سیالکوٹ اور ڈیرہ غازیخاں کے جلسوں میں احمدیوں نے انبیا کی توہین کی۔

میں طالبان صداقت اور جویان حقیقت سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ غیر احراری مسلمانان سیالکوٹ اور ڈیرہ غازیخاں سے خدا کا واسطہ دے کر دریافت کریں کہ آیا ان جلسوں میں احمدی لیکچراروں نے کسی نبی کی توہین کی تھی؟ اگر وہ ایسا کریں گے تو وہ یقیناً یہی جواب سنیں گے کہ ہرگز نہیں! یہ احراریوں کا ایک بہتان عظیم ہے اور کھلا جھوٹ ہے۔ (باقی)

اعلان مقاطعہ و اخراج از جماعت

غلام رسول صاحب عاجز (ولد میاں احمد دین صاحب) حال ساکن سانگلہ ہل کے متعلق یہ امر ثابت ہوتے پر کہ وہ قادیان میں فتنہ انگیزی کرتے رہے ہیں اور انہوں نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ ان کا جماعت سے تعلق نہیں رہا۔ اس لئے انہیں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی منظوری سے اخراج از جماعت و مقاطعہ کی سزا دی جاتی ہے۔ مقاطعہ کا یہ حکم بہن۔ بھائی۔ ماں۔ باپ۔ بیوی سب پر حاوی ہے۔

نائب ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ

سندھ میں تبلیغ احمدیت

موصولہ شدہ رپورٹوں سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۵ ستمبر ۵۰ء تک ۱۸ احباب نے ۸۳۸ افراد کو تبلیغ کی۔ لٹریچر بہ تعداد ۵۷۶ تقسیم کیا گیا۔ ۸۴ مقامات میں تبلیغ ہوئی۔ آٹھ جماعتوں میں تبلیغی تربیت کے اجلاس ہوئے۔ جن علاقوں میں گذشتہ ایام میں احراری مفسدہ پردازوں نے جماعت کے خلاف زہر اگلا تھا۔ وہاں خدا تعالےٰ کے فضل سے بیداری پیدا ہو کر تبلیغ کیلئے سازگار فضا پیدا ہو گئی ہے۔ چنانچہ ڈگری میں خاص طور پر بیداری پائی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں میرپور خاص۔ ٹنڈو غلام علی۔ کنری میں بعض لوگ غور سے تبلیغ سنتے ہیں۔ کھنڈو۔ قنبر۔ کنری اور ٹنڈو غلام علی میں لٹریچر بھیجا گیا۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ

احرار کا اخلاقی معیار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(از خواجہ خورشید احمد سیالکوٹی)

جو لوگ فطرتاً شریف ہوتے ہیں۔ وہ دوسروں سے اختلاف رکھتے ہوئے بھی حسن اخلاق سے پیش آتے ہیں اور کسی وقت تہذیب و شرافت کو اپنے ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ لیکن احرار کی شروع سے ہی کچھ اس قسم کی زندگی گذرتی چلی آ رہی ہے جس پر نہ صرف غیر بلکہ وہ لوگ بھی جنہیں ان کے ساتھ کچھ عرصہ کام کرنے کا اتفاق ہوا ہے کھلے الفاظ میں تحریر و تقریر کے ذریعہ ان کے سوقیانہ انداز گفتگو پر معترض دکھائی دیتے ہیں جس کا کافی ثبوت شورش صاحب کاشمیری کے ان مضامین سے بھی مل سکتا ہے جو وہ قسطوار اپنے اخبار "چٹان" میں شائع کر رہے ہیں

بعجت امروزہ میں ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ پاکستان بننے سے قبل احراری لیڈروں نے مسلم لیگ کے ذمہ دار اراکین اور پاکستان کے متعلق کس شیریں بیانی سے کام لیا۔ اس سے ہماری غرض سوائے اس کے کچھ نہیں کہ ہم احراری اخلاق و تہذیب کا کسی قدر نمونہ اپنے قارئین کے سامنے رکھیں۔

کوئی زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ الیکشن کے باعث مختلف شہر و دیہات میں مختلف جماعتوں کے درمیان سیاسی میدان میں خوب گرما گرم بحثیں ہو رہی تھیں۔ ہم نے ان دنوں خصوصیت سے احراری تہذیب و شرافت کے جو مظاہرے ہوتے دیکھے وہ بھلائے سے نہیں بھول سکتے ہم نے دیکھا اور سنا بھی کہ مختلف مقامات پر احراری لیڈر اپنے مخصوص انداز میں مسلم لیگ کے دیگر زعماء کو عموماً اور قائداعظم مرحوم کو خصوصاً برے لفظ سنانے میں لذت محسوس کرتے تھے ان کی ذات پر کمینے اور سوقیانہ حملے کرنا احرار کا شب و روز کا محبوب مشغلہ بن چکا تھا۔ انہی دنوں احرار کے جنرل سیکرٹری کی طرف سے "مسٹر جناح کا اسلام" نامی ایک ٹریکٹ شائع ہوا۔ اس کے صفحہ اول پر انہوں نے لکھا کہ:-

"ہندوستان کے ۱۰ کروڑ مسلمانوں کا نام نہاد رہنما ایک پارسی عورت کو حلقہ زوجیت میں لینے کے لئے حلفیہ اقرار نامہ کے ذریعہ مسلمان ہونے سے انکار کرتا ہے اور آج تک کلمہ توحید پڑھ کر مسلمان نہیں ہوا لیکن پھر بھی مسلمانوں کا ― قائداعظم"

یہاں تک ہی بس نہیں احراری لیڈروں نے جس انداز اور الفاظ میں مسلم لیگ اور پاکستان کا ذکر کیا وہ بھی کافی حد تک احراری اخلاق کا آئینہ دار ہے ایک اقتباس ملاحظہ ہو لکھا ہے

"مسلم لیگ کے افراد جن کی زندگی کا ہر لمحہ اسلام کی نفی میں گذرا ہے پاکستان کے غیر تشریح نعرے کی آڑ میں مسلمانوں کی جیب سے نوٹ حاصل کر رہے ہیں اور چند دنوں تک ووٹ بھی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس سارے ڈرامے میں مسلمانان ہندوستان طرفہ جسے غلطی سے سواد اعظم کہا جاتا ہے) اس شرابی کی طرح بہک گیا ہے جو ہر شب تھیٹر کی فضا میں کسی شیریں کی نگاہ سرگیں کے گوشہ التفات کی خاطر متاع ایمان کی "کوہ کنی" کرتا ہے لیکن جب صبح ہوتی ہے تو شیریں کی چشم و بنالہ وار کا سرمہ بھی دھل جاتا ہے اور اس کا اپنا خمار بھی اتر چکا ہوتا ہے۔ پاکستان کی حالت بھی کچھ ایسی ہی ہے قوم ایک عارضی نشہ میں بہک گئی ہے اور مسلمان افیونی کی طرح عالم خواب میں اڑ رہے ہیں.... مسلم لیگ کے امراء و زراء و زمیندار" اور قرآن سے لے کر شراب تک کی تجارت کرنے والے ہیں۔ عظیم الشان دیکارڈ پر دورت اسلام کے مدعی اور پاکستان کے داعی ہیں وہ مسلمان قوم کے سیاسی شعور کی ناپختگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کی مذہبی عصبیت کے بل بوتے پر اپنی اغراض کے قصر رفیع کو تعمیر کر سکتے ہیں۔ لیکن تاریخ انہیں کبھی معاف نہیں کرے گی اور آئندہ دور کا مورخ لکھے گا کہ ہندوستان کے نام نہاد مسلمانوں کی رائے عامہ مدتوں ان لوگوں کی طرفدار رہی جو بہ لحاظ ضمیر مردہ تھے اور بہ لحاظ خمیر حکومت انگلشیہ کے خود کاشتہ پودے...... قرآن و سنت کی شمع کا نور آج تک ان کے یہاں نہیں جلی یہ اپنی اولاد کو ورثہ دینے کے لئے ابھی تک شریعت کی جگہ رواج کے پابند ہیں آیات جہاد ان کے ہاں منسوخ ہو چکی ہیں۔ نکاح۔ طلاق کو ایک قسم کی مجلسی سودا بازاری سمجھتے ہیں۔ صیام کے مہینے میں فرضی بیمار بن کر پہاڑوں کی عشرت سراؤں میں غیر منکوحہ عورتوں سے راز و نیاز بڑھاتے ہیں مسلمانوں کی "انٹرنیشنل" "حج بیت اللہ" کی جگہ کسی گول میز کانفرنس کے سالانہ طواف کے منتظر رہتے ہیں۔ نماز ان کے ہاں غیر ضروری اور اسوہ حسنہ کی پیروی خارج از بحث۔ کیا اسی لادینی سیارت کے پیرو کار پاکستان قائم کرنا چاہتے ہیں اور اپنی ان مسخ شدہ سیرتوں کے بھروسے اسلامی ریاست قائم کرنے کے مدعی ہیں پاکستان کا نعرہ مسلمانوں کے اونچے اور متوسط طبقے کی معاشی ذہنیت کا مسئلہ ہے۔ (اخبار افضل سہارنپور ۲۱ ستمبر ۱۹۴۵ء بحوالہ "مسٹر جناح اور تحریک مسجد شہید گنج صفحہ ۲۸ تا ۳۰)

اس اقتباس کو پڑھنے کے بعد ہر شخص معلوم کر سکتا ہے کہ احراری لوگ کن اخلاق کے مالک ہیں۔ کسی سے "اختلاف رائے" رکھنا کوئی معیوب امر نہیں سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اس کے یہ معنی بھی نہیں کہ انسان اختلاف رائے کی بناء پر دوسروں کے مسلمہ لیڈروں کی ذات پر غیر شریفانہ حملے کرے۔ احرار کا یہ رویہ آج کا نہیں بلکہ شروع سے ہی چلا آ رہا ہے اور یہ لوگ احراری اخلاق کا مظاہرہ کرنے پر مجبور ہیں کیا ان کے اس رویہ سے پتہ نہیں چلتا کہ احرار اسلامی تہذیب و شرافت اور اخلاق فاضلہ سے بالکل تہی درت ہیں۔

ضروری اعلان برائے لجنات اماء اللہ

جلسہ سالانہ قریب آ رہا ہے۔ اور جلد ہی جلسہ سالانہ کے انتظامات شروع ہو جائیں گے۔ تمام بہنوں کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ جلسہ سالانہ کے پروگرام کے متعلق مفید مشورے بھجوائیں۔ اور جو بہنیں جلسہ سالانہ پر تقریر کرنا چاہیں وہ بھی اپنے نام جلد از جلد بھجوائیں۔ نیز حسب سابق اس سال بھی لجنہ اماء اللہ کی شوریٰ منعقد ہو گی۔ شوریٰ کے لئے تجاویز بھجوائیں۔ ہر لجنہ اماء اللہ خاص اجلاس منعقد کر کے تمام بہنوں سے ایسی تجاویز دریافت کر کے جو لجنہ اماء اللہ کی ترقی کا باعث ہوں۔

نیز تمام وہ بہنیں جو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کام کرنا چاہتی ہوں۔ وہ بھی اپنے نام معہ مکمل پتہ بھجوائیں نیز اسباب کی بھی وضاحت کر دیں کہ وہ کہاں کام کرنا چاہتی ہیں۔ جلسہ گاہ مستورات میں یا مہمان خانہ مستورات میں جو بہنیں کام کرنے کے لئے اپنے نام لکھوائیں وہ یہ بھی اطلاع دیں کہ جلسہ سے کتنے دن پہلے وہ ربوہ پہنچیں گی۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

رپورٹ کارگذاری سکرٹریان امور عامہ جماعتہائے احمدیہ

قادیان سے آنے کے بعد سکرٹریان امور عامہ جماعتہائے احمدیہ کی طرف سے رپورٹ کارگذاری نہیں بھجوائی گئی۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ جماعتوں کی تنظیم پورے طور پر نہیں ہوتی تھی۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے باقاعدہ تنظیم ہو چکی ہے اور عہدہ داران بھی جماعتوں میں مقرر ہو چکے ہیں۔ سکرٹریان امور عامہ کی خدمت میں ایک کاپی ڈائری سکرٹری امور عامہ اور تین کاپیاں فارم رپورٹ کارگذاری ارسال ہیں۔ فارم رپورٹ بطور نمونہ کے ہیں۔ ان کے مطابق دوسرے کاغذ پر ماہوار رپورٹ بھجواتے رہیں اور ان کو اپنے ریکارڈ میں رکھیں۔ کیونکہ فارم رپورٹ ابھی زیادہ تعداد میں چھپوائے نہیں گئے۔

(قائمقام ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خدمت دین سلسلہ پر احسان نہیں ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں "یاد رکھنا چاہیئے کہ بجٹ کو پورا کرنا مجھ پر احسان نہیں نہ سلسلہ پر احسان ہے۔ جو خدا کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دیتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے اس سودا کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا کے سامنے جواب دہ ہے۔ اور جس قدر کمی رہتی ہے وہ اس کے نام بقایا ہے اگر وہ دنیا میں ادا نہیں کرتا تو جب خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہو گا۔ خدا تعالیٰ فرمائے گا جاؤ جہنم میں بقایا ادا کر کے آؤ"۔ (نظارت بیت المال)

اعلان

نذیر احمد صاحب ریاض جو اپنے دفتر سے بھاگے ہوئے ہیں۔ فوراً ربوہ پہنچ کر رپورٹ کریں ورنہ انہیں جماعت سے خارج کیا جائے گا۔ اور مقاطعہ کی سزا دی جائے گی۔ جو احمدی ان کا واقف ہو۔ اور ان کو ملے ان کو اطلاع کر دے۔ ہمیں شبہ ہے کہ وہ لاہور میں ملازمت کر رہے ہیں اگر اس بارہ میں کسی احمدی کو علم ہو تو اس سے اطلاع دے (ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

پاکستان میں مشینوں کے ذریعہ کاشتکاری

(از خان نور الحق صاحب بی۔ ایس سی (ایگریک) منٹگمری)

ہم سائنس اور ترقی کے زمانہ میں سے گذر رہے ہیں۔ اس لئے آج کل زمانہ میں ہر کس و ناکس ترقی پسندانہ طریقوں سے حالات حاضرہ پر غور و خوض اور بحث مباحثہ کرتا نظر آتا ہے۔ خواہ اسے اس مسئلہ میں دسترس حاصل ہو یا نہ ہو۔ ایسے مسائل میں سے جو اس طریق پر زیر بحث رہتے ہیں۔ اور جنہیں اپنانے کی پر زور حمایت کی جاتی ہے۔ ایک مسئلہ پاکستان میں ٹریکٹروں کے ذریعہ کاشتکاری کا ہے۔ دور حاضرہ میں ہر ایک آدمی پاکستان کی زمینوں میں بیلوں کی جوڑیوں کی بجائے ٹریکٹر چلتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہے۔ میں اس چھوٹے سے مضمون میں اس مسئلے پر بعض ٹکنیکل پہلوؤں کو مدنظر رکھ کر کچھ روشنی ڈالنے کی کوشش کروں گا۔ تا اس مسئلہ کو عوام سمجھ سکیں۔

سو جاننا چاہیئے کہ مشینوں کے ذریعہ کاشتکاری کسی ملک میں دو صورتوں میں ہو سکتی ہے۔

اول: جب کہ وہ ملک صنعتی طور پر اس قدر ترقی کر گیا ہو۔ کہ اس کی بیشتر آبادی صنعت میں کھپ جائے اور زراعت کے لئے آدمیوں کی کمی ہو جائے۔

دوئم: ایسے پسماندہ اور نئے ملک میں جہاں جنگل اور ویران علاقے لاتعداد ہوں اور آدمی بہ نسبت زمین کے بہت کم ہوں۔ ان دونوں باتوں کو مدنظر رکھا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ ہمارے ملک کی حالت ان دونوں حالتوں کے بین بین ہے۔ اسی واسطے اس زمانہ میں ہماری کاشتکاری کا تمام تر انحصار بیلوں پر ہے۔

یہاں سوال ہو سکتا ہے کہ اگر ہم اس وقت مشینوں کے ذریعہ کاشتکاری شروع کر دیں تو کیا اندیشہ ہو سکتا ہے؟ اس سوال کا جواب مندرجہ ذیل سطور سے واضح ہو جائے گا۔

۱۔ ہمارے ملک میں عوام کے پاس اراضی چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں پر مشتمل ہے۔ اگر کوئی ٹریکٹر سے کام شروع کرے۔ تو یہ کبھی بھی باعث نفع نہیں ہو سکتا۔ اگر لوگ مل جل کر بھی اس وقت ٹریکٹروں سے کام شروع کر دیں تو کئی دوسری اقسام کی دقتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جو درج ذیل کی جائیں گی۔

۲۔ اس وقت ٹریکٹر پٹرول۔ ڈیزل آئل اور دوسرے Lubricants تمام کے تمام غیر ممالک سے درآمد کئے جاتے ہیں۔ لہذا ٹریکٹروں کے ذریعہ کاشتکاری انہی ممالک کو موزوں ہے۔ جہاں یہ چیزیں بنائی اور پیدا کی جاتی ہیں۔ سو وہاں ڈیزل آئل یا مٹی کا تیل افراط میں میسر ہے۔ اور پھر بہت سستے داموں حاصل ہو جاتا ہے۔ اسی واسطے ان ممالک میں کاشتکاری کی لاگت فی ایکڑ بہت کم آتی ہے

چونکہ ہمارا انحصار ٹریکٹروں اور مشینوں میں استعمال کرنے کے لئے تیل اور پٹرول وغیرہ کے لئے دیگر ممالک پر ہے۔ اس واسطے اگر ہمارے ملک میں ہر کوئی ٹریکٹر استعمال کرنا شروع کر دے تو تیل وغیرہ کی مانگ اس قدر بڑھ جائے گی۔ کہ ان کی قیمتوں میں کئی گنا کا اضافہ ہو جائے گا۔ اور ہماری لاگت بڑھتی جائے گی۔ ان دونوں چیزوں کی مہنگائی کے باعث ہماری لاگت کاشتکاری فی ایکڑ زیادہ ہوگی۔ اور بجائے ترقی کے تنزل کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ہمیں یہ بھی سوچنا چاہیئے۔ کہ ہمیں ٹریکٹروں وغیرہ کو اس کی ان ممالک کی اصل قیمت سے بہت زیادہ خرچ کر کے حاصل کرنا پڑتا ہے۔ اس کے برعکس ہمیں ہماری زمینوں سے ممالک غیر کی نسبت بہت کم پیداوار فی ایکڑ حاصل ہوتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہئے کہ ہمیں ایک ایکڑ زمین پر کاشتکاری کے لئے خرچ تو زیادہ کرنا پڑے گا۔ مگر پیداوار میں بھی کمی کا منہ دیکھنا پڑے گا۔ گویا سر منڈاتے ہی اولے پڑے۔

(۳) ہمارے ہاں ایسے بہت ہی کم آدمی ہیں جو مشینوں کی درستگی یا مرمت کا کام جانتے ہوں۔ نہ ہی ہمارے آس پاس ورکشاپ موجود ہیں جہاں جا کر ہم آسانی سے اگر ہمارے ٹریکٹر خراب ہو جائیں۔ تو مرمت کرا سکیں۔ سوائے کراچی یا لاہور لے جانے کے اور ہمارے پاس کوئی ذریعہ مرمت نہیں ہے۔ یہ ایک عجیب اور کٹھن الجھن ہے۔

(۴) فرض کیجئے۔ ایک دس یا بیس مربع زمین والے آدمی کا ٹریکٹر خراب ہو گیا ہے۔ وہ فوری طور پر اور آسانی سے تو اسے ٹھیک کرانے سے رہا۔ کیونکہ اس کے گرد و نواح میں کوئی ورکشاپ نہیں ہے۔ ایسے آدمی کے لئے اور کیا چارہ کار ہو سکتا ہے کہ وہ ہاتھ پر ہاتھ دھر کر اپنا کاروبار تباہ ہوتا ہوا دیکھے۔ کیونکہ زرعی کام موسم پر منحصر ہوتے ہیں۔ جنہیں کبھی ملتوی نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے برعکس ایسے آدمی کو جو اتنی ہی زمین پر بیلوں سے کام لے رہا ہے۔ اس قسم کے قطعاً کسی حادثہ کا خطرہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ایسا ہونا قریباً ناممکن ہے۔ کہ اس کی دس یا بیس بیل جوڑیوں میں سے تمام کی تمام یکلخت بیمار پڑ جائیں۔ ہاں چند بیل بیک وقت بیمار ہو سکتے ہیں۔ مگر اس کا کام بند نہیں رہ سکتا۔

(۵) اگر ہم اس وقت بھی جب کہ ہمارے ملک نے صنعتی ترقی اس قدر نہیں کی ہے۔ ٹریکٹروں کے ذریعہ کاشت کاری شروع کر دیں تو ایسی لیبر کو جو اس طریق پر فالتو ہو جائے گی۔ ہم کہاں سے روزگار مہیا کر سکتے ہیں؟

(۶) کہتے ہیں کہ بیلوں کا انحصار فصلوں پر ہے اور فصلوں کا انحصار بیلوں پر ہے۔ ہمارے ہاں فصلوں سے جو چیزیں زائد حاصل ہو جاتی ہیں مثلاً بھوسہ۔ بنولہ۔ توریہ کی کھلی وغیرہ وغیرہ یہ بطریق احسن بیلوں کے کھانے کے کام آتی ہیں۔ اگر بیل نہ ہوں تو یہ سب چیزیں ضائع ہو جائیں۔ دوسری طرف بیلوں سے ہمیں گوبر کی بہترین کھاد حاصل ہوتی ہے۔ جو ہماری فصلوں کی پیداوار کا باعث ہے۔ اگر ہم ٹریکٹر اس وقت شروع کر دیں تو نہ صرف یہ کہ قدرت کا مفت کا عطیہ بھوسہ وغیرہ ہی ضائع جائے گا۔ بلکہ فصلوں کی خوراک کا ایک بہترین جز (کھاد) سے بھی محروم کر دیئے جائیں گے۔

ان باتوں کے بیان کر دینے کے بعد اب مجھے صرف اس بات کا جواب دینا باقی ہے۔ کہ پھر کب اور کس حالت میں ہم مشینوں کے ذریعہ کاشتکاری کریں گے۔

اگرچہ بہت کچھ مندرجہ بالا بیان ہی میں اس کا جواب آ چکا ہے۔ مگر میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ اور مناسب خیال کرتا ہوں۔ کہ موجودہ حالت میں ہماری کاشتکاری کا تمام تر انحصار ٹریکٹر پر ہرگز ہرگز نہ ہونا چاہیئے۔ البتہ ہم ٹریکٹروں کو باہمی تعاون سے استعمال کر سکتے ہیں۔ اور وہ بھی صرف چند ایک زرعی عملوں میں۔ ہم کلیتہً ہر کام ٹریکٹر سے نہیں لے سکتے جوں جوں ہمارا ملک صنعتی طور پر مضبوط ہوتا چلا جائیگا۔ اور لیبر کی اس میں کھپت ہوتی چلی جائے گی۔ اور نئی نئی کانیں دریافت ہوتی جائیں گی۔ توں توں ہم ٹریکٹر کے ذریعہ کاشتکاری کو وسعت دیتے چلے جائیں گے۔ اس وقت تک جب کہ ہمارا ملک پورے طور پر صنعتی لحاظ سے مکمل ہو جائے گا ہماری زراعت بھی مکمل طور پر ٹریکٹروں کے ذریعہ ہوا کرے گی۔ پس نتیجتہً یہ ہوگا۔ کہ ہماری زراعت اور ہماری صنعت پہلو بہ پہلو ترقی کرے گی۔

ہاں جب مکمل طور پر ہماری کاشتکاری ٹریکٹروں کے ذریعہ ہوا کرے گی۔ تو جو بھوسہ بچ رہا کرے گا اسکا کیا بنے گا؟ اس کیلئے ہم اپنی ڈیری کو ترقی دینگے اور بھوسہ وغیرہ وہاں استعمال ہوا کریگا۔ اور اس سے کھاد حاصل ہوا کریگی۔

نمائش دستکاری بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۵۰ء

حسب سابق جلسہ سالانہ کے موقعہ پر دستکاری کی نمائش لگائی جائے گی انشاءاللہ تمام لجنات اماء اللہ کو چاہیئے۔ کہ صحیح رنگ میں حصہ لیں۔ اور ہر قسم کی دستکاری کی چیزیں بھجوائیں۔ لیکن اس بات کا خیال رکھیں کہ اشیاء خوشنما اور ارزاں ہوں۔ صرف نمائشی چیزیں نہیں لی جائیں گی۔ تمام اشیاء قابل فروخت ہونی چاہیئں۔ ہر قسم کی دستکاری پر ایک انعام ہوگا۔ جو اس قسم کی بہترین چیز پر دیا جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انعامات مندرجہ ذیل ہوں گے۔ (۱) کشیدہ کاری پر بہترین انعام
(۲) بُننگ پر بہترین انعام
(۳) سلائی پر بہترین انعام
(۴) دو انعام مختلف ملی جلی چیزوں پر

تمام بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس نمائش کی تیاری میں حصہ لیں تمام اشیاء کم از کم بیس دسمبر تک استانی حمیدہ صابرہ صاحبہ منتظمہ نمائش ربوہ ضلع جھنگ کے نام پہنچ جانی چاہئیں۔ تاکید ہے۔

درخواست ہائے دعا

میری بچی شمیم اختر لقوہ ہو جانے سے سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ مولا کریم بچی کو جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (کرم دین بی جی کنجاہ ضلع گجرات)

خاکسار کو سیالکوٹ کے مقام پر گولی لگنے کی وجہ سے ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ جس کو کہ آرام آ گیا تھا۔ اب دوبارہ زخم پھر پھوٹ پڑا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر تکلیف سے محفوظ رکھے (عبد الحمید)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

حب اٹھرا رجسٹرڈ:- اسقاط حمل کا مجرب علاج فی تولہ ڈیڑھ روپیہ ۱/۸ مکمل خوراک گیارہ تولہ پونے چودہ روپے ۱۳-۱۲ :حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

اعلان متعلق شعبۂ تنفیذ امور عامہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مولوی نذیر احمد صاحب انچارج شعبۂ تنفیذ امور عامہ کو آج مورخہ ۲۹ر اکتوبر ۱۹۵۰ء سے تاحکم ثانی بلا تنخواہ معطل کرنے کی صدر انجمن احمدیہ کو ہدایت فرمائی ہے۔ شعبہ تنفیذ کے متعلق عام شکایت ہے کہ وہ اپنے کام میں بہت تعویق اور تاخیر کرتا ہے اس سلسلہ میں یہ اقدام کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

درخواستہائے دعا

میری بھابی جان اہلیہ سید ولی شاہ صاحب مبلغ افریقہ وہاں پر بیمار ہیں۔ تمام احباب جماعت احمدیہ اور درویشان قادیان اور بزرگان سلسلہ سے یہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کو صحت عطا فرمائے۔

نیز بھائی صاحب آج کل جہاں پر ہیں وہاں ان کی سخت مخالفت ہو رہی ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامیابی و کامرانی کے ساتھ واپس لائے۔ اور اسلام احمدیت کو فتح حاصل ہو۔ آمین

سیدہ سعیدہ ہمشیرہ سید ولی اللہ شاہ صاحب مبلغ افریقہ

(۲) میری والدہ چند دنوں سے پیچش کی مرض سے بہت کمزور ہو گئی ہے۔ ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے (خاکسار غلام احمد (صوبیدار) جنرل سیکرٹری مکان نمبر ۷۷۹/۸ گلی نمبر ۲، بزاز محلہ لاہور چھاؤنی)

پریس کانفرنس میں صدر ٹرومین کا بیان

واشنگٹن ۲۷ر اکتوبر۔ ایک پریس کانفرنس میں آج صدر ٹرومین نے نیدرلینڈ کے نامہ نگار کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ اس سال موسم سرما میں جنگ و جدال کا کوئی خطرہ مغربی یورپ کو نہیں ہے۔ دریافت کرنے پر انہوں نے یہ بھی کہا کہ حکومت ریاستہائے متحدہ کی علم میں صرف ایک ایٹم بم کے پھٹنے کا سانحہ ہے جسے روسیوں کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اسکے علاوہ کسی اور ایٹم بم کے استعمال کا انہیں علم نہیں ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں موصوف نے بتلایا کہ "گارڈن گرے" رپورٹ جو ڈالر گیپ کے متعلق ہے ابھی شائع نہیں ہوئی ہے امریکہ میں انتخابات سے پیشتر انتخابی تقریروں کے متعلق انہوں نے نامہ نگاروں سے کہا کہ ابھی اسکے متعلق موصوف نے طے نہیں کیا ہے مگر وہ ریاست مسوری میں یوم آزادی کے افتتاحی جلسہ میں جہاں اس تاریخی گھنٹہ کا نقش ثانی پیش کیا جا رہا ہے تقریر ...

نومبر ۱۹۵۰ء میں آپکی قیمت اخبار ختم ہے

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ اس میں آپ کو فائدہ ہے۔ وی۔ پی کا انتظار نہ کیا کریں۔ سالانہ قیمت ۲۴ روپے۔ ششماہی قیمت تیرہ روپے۔ سہ ماہی قیمت سات روپیہ۔ اس شرح کے خلاف جو رقم آئے گی وہ اڑھائی روپیہ ماہوار کے حساب سے مجرا دی جائے گی۔

۱۰۲۴	سلطان عالم صاحب	۹ر نومبر ۱۹۵۰ء	۲۲۲۶۴	سید عبد الرحمٰن صاحب	۹ر نومبر ۱۹۵۰ء
۱۸۹۸	ملک سراج الدین صاحب	۱۰ " "	۱۸۹۶۴	ملک دوست محمد صاحب	"
۲۳۳۴۰	پیر نیاز محمد صاحب	۹ " "	۲۳۴۳۲	مستری محمد امین صاحب	"
۲۳۲۳۹	بیگم صاحبہ ابن بشیر احمد صاحب	" "	۲۱۳۲۳	ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب	"
۲۲۰۱۵	ایس۔ ایم ریاض صاحب	" "	۲۲۰۳۴	عبد الکریم صاحب	"
۲۱۷۳۸	چوہدری نعمت علی صاحب	" "	۲۱۹۷۹	محمد احمد صاحب	"
۲۱۷۴۰	صوفی غلام محمد صاحب	" "	۲۱۳۲۸	محمد اسلم صاحب	"
۲۱۳۱۳	ملک جلال الدین صاحب	" "	۲۱۸۹۰	حفیظ اللہ صاحب	"
۲۱۷۴۹	شیخ محمد یٰسین صاحب	" "	۱۵۰۲۹	چراغ دین صاحب	"
۲۰۴۲۱	محمد اکرام صاحب	" "	۲۳۳۳۵	حافظ مبین الحق صاحب	"
۲۳۳۳۸	علی انور صاحب	" "	۱۲۳۱۴	چوہدری محمد شریف صاحب	"
۲۳۲۴۲	شیخ بشارت احمد صاحب	" "	۱۹۲۹۷	شیخ شمس الدین صاحب	"
۱۷۴۹۰	محمد یعقوب صاحب	" "	۲۲۰۱۴	ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب	"
۲۳۳۶۱	مختار علی صاحب	" "	۲۳۳۶۹	سردار علی صاحب	"
۲۳۲۳۸	خالد مسعود صاحب	" "	۲۳۳۷۰	میاں وسیم احمد صاحب	"
۸۷۰	نیاز محمد صاحب	" "	۲۳۰۵۹	محمد عبد اللہ صاحب	"
۲۹۴۱	ڈاکٹر پیر بخش صاحب	" "	۲۳۲۵۵	چوہدری عبد الحق صاحب	"
۱۶۷۷۳	بشیر احمد صاحب	" "	۲۳۲۵۶	محمد سعد اللہ صاحب	"
۲۱۴۲۴	اقبال احمد صاحب	" "	۱۹۴۸۴	نذیر احمد صاحب	"
۲۱۷۵۹	صوبیدار غلام رسول صاحب	" "	۲۲۰۳۸	مبارک علی صاحب	"
۲۰۵۲۱	چوہدری یوسف علی صاحب	" "	۲۳۳۷۴	مرزا عبد الرحمٰن صاحب	"
۱۷۶۶۴	محمد عالم صاحب	" "	۲۱۰۰	ملک محمد شفیع صاحب خطیبہ	"
۱۶۰۲۲	محمد عثمان صاحب		۳۹۲۸	ایم۔ عیسٰی صاحب	"
۲۱۰۰	ملک محمد شفیع صاحب خطیبہ	" "	۱۸۰۷	میاں محمد شفیع صاحب	"
۲۰۵۴	ملک شمیر خان صاحب	" "	۴۰۵۶	ملک شمشیر خان صاحب	"
۴۰۱۳	اللہ بخش صاحب	" "	۲۳۲۵۸	نذیر بیگم صاحبہ	"
۴۰۱۴	عزیز احمد صاحب	" "			
۴۰۱۶	حمیدہ بیگم صاحبہ	" "			
۱۰۰۷	محمد شفیع صاحب	" "			
۱۸۵۱۲	ممتاز علی صاحب	" "			
۲۱۲۷۵	محمد صدیق صاحب	" "			
۲۳۳۶۴	عبد الرحمٰن صاحب	" "			
۲۳۳۶۵	مولوی محمد ابراہیم صاحب	" "			
۲۲۰۳۰	سردار عبد الکریم صاحب	" "			
۲۱۷۶۳	میاں عبد الرحیم صاحب	" "			
۲۳۳۶۷	اشرف خان صاحب	" "			
۲۳۲۳۰	حافظ کلاتھ ہاؤس	" "			
۲۰۴۱۴	چوہدری عطا محمد صاحب	" "			

تمام جہان کے لئے

آسمانی پیغام

منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ

انگریزی میں کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

دواخانہ خدمت خلق

ھمدرد نسواں:- اسقاط حمل اور بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانے کا مجرب علاج۔ قیمت مکمل کورس انیس روپیہ

فضل الٰہی:- اولاد نرینہ کی مجرب دوا بشرطیکہ حمل کے پہلے ماہ سے شروع کر دیں قیمت مکمل کورس سولہ روپیہ

دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ

الفضل میں اشتہار دینا کامیابی کی کلید ہے

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

عدالت جناب چوہدری اعظم صاحب بہادر بی اے ایل ایل بی پی سی ایس ڈپٹی کمشنر لائل پور

مقدمہ نمبر ۱۵۷ بابت سال ۱۹۵۰ء

عبد اللہ۔ محمد۔ پسران غلام حسین ذات اعوان ساکنان چک ۵۸۶ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور

بنام

۱۔ حاکم رام عرف حاکم چند بالغ ۲۔ نند لال ۳۔ کرم چند ۴۔ خزان چند نابالغان پسران سوہنا رام بولایت حاکم رام برادر نابالغان

۵۔ ادتم چند ولد سودا گرمل اقوام اروڑہ ساکنان چک ۵۸۶ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور حال ہندوستان

درخواست زیر دفعہ ۸ آرڈیننس نمبر ۱۹۴۹ء برائے قرار دادہ ۶ ڈی۔ آر۔ ای صاحب بہادر لائل پور احاطہ سکنہ ۸۳ کمپوٹ ۳ برقبہ ... واقعہ چک ۵۸۶ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور متروکہ جائیداد نہیں بلکہ ملکیتی و مقبوضہ سائلان برابر ہے

بنام

حاکم رام عرف حاکم چند بالغ ۲۔ نند لال ۳۔ کرم چند ۴۔ خزان چند نابالغان پسران سوہنا رام بولایت حاکم رام برادر نابالغان ۵۔ ادتم چند ولد سوداگرمل اقوام اروڑہ ساکنان چک ۵۸۶ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور حال ہندوستان ۶۔ ڈی۔ آر۔ پی صاحب بہادر لائل پور

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیان حاکم رام عرف حاکم چند بالغ نند لال مذکور تعمیل سمن سے دیدہ و دانستہ گریز کرتے ہیں۔ اور روپوش ہیں۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام حاکم رام عرف حاکم چند بالغ نند لال کرم چند مذکوران جاری کیا جاتا ہے کہ اگر حکم چند نند لال کرم چند خزان چند وغیرہ ۹ ماہ نومبر ۱۹۵۰ء کو مقام لائل پور حاضر عدالت نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی

آج بتاریخ ۱۰ ماہ اکتوبر ۱۹۵۰ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم ..... مہر عدالت

تریاق اٹھرا: حمل ضائع ہو جاتے تھے یا بچے فوت ہو جاتے ہوں۔ فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فن لینڈ میں پاکستان کا قونصلخانہ قائم ہوگیا

کراچی یکم نومبر۔ ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ فن لینڈ میں ایک اعزازی قونصل کے ماتحت پاکستان کا ایک قونصل خانہ قائم کیا گیا ہے۔ اب اعزازی قونصل پاکستان اور فن لینڈ کے درمیان تجارتی تعلقات کے امکانات کے بارہ میں پاکستانی کمپنیوں کے سوالات کا جواب دے سکتے ہیں۔ لیکن کمپنیوں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ براہ راست اعزازی قونصل سے وہ صرف فوری قسم کی معلومات حاصل کریں۔

دوسری تمام معلومات حسب ذیل پتہ سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ "تجارتی اطلاعات کا محکمہ۔ بلاک نمبر ۵ پاکستان سکریٹریٹ۔ کراچی" اگر محکمہ کے پاس یہ معلومات نہ ہوئیں تو وہ اعزازی قونصل سے اسکے متعلق تفصیلات فراہم کرے گا۔ اکثر حالتوں میں یہ محکمہ خود اپنے کاغذات ہی سے جواب دے سکیگا۔

سوائے فوری قسم کے سوالات کے باقی سوالات کا جواب فن لینڈ کے اعزازی قونصل محکمہ کے ذریعہ دیں گے۔ (اسٹار)

بلوچستان کو گورنر کا صوبہ بنانے کی تجویز

کوئٹہ ۳۱ اکتوبر۔ کوئٹہ شہری مسلم لیگ کونسل کا اجلاس سیٹھ محمد اعظم کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس میں یہ تجویز منظور کی گئی کہ بلوچستان کو گورنر کا صوبہ بنا دیا جائے اور اسے صوبائی خود مختاری دی جائے۔ تجویز میں یہ امید ظاہر کی گئی کہ اگر بلوچستان گورنر کا صوبہ بنا دیا گیا تو وہ راستہ میں آنے والی تمام مشکلات پر قابو پائے گا۔ (اسٹار)

اردنی دریاؤں کیلئے مچھلی

عمان یکم نومبر۔ غذائی زرعی ادارہ کے مشرق وسطیٰ کے بیورو کے ڈپٹی ڈائریکٹر مسٹر جمال حماد نے وزارت ترقی و تعمیر جدید کے انڈر سکرٹری احسان السعید سے اور اردن میں اقوام متحدہ کی پناہ گزینوں کی امدادی ایجنسی کے سرکردہ افسروں سے گفتگو کی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے اردن کے دریاؤں میں مچھلی ڈالنے کے منصوبوں پر گفتگو کی ہے۔ (اسٹار)

بلوچستان کی اصلاحات کمیٹی

کوئٹہ ۳۱ اکتوبر۔ پانچ افراد پر مشتمل بلوچستان تحقیقاتی کمیٹی جو کل یہاں پہنچنے والی ہے توقع ہے کہ وہ ۸ نومبر کو اپنے مذاکرات مکمل کرے گی اور صوبہ کے دوسرے اضلاع کا بھی دورہ کرے گی۔

یہ کمیٹی بلوچستان مسلم لیگ کے پانچ افراد پر مشتمل ایک وفد سے ملاقات کے علاوہ صوبہ کے مجلسی انتظامی اور سیاسی حالات کے متعلق کوئٹہ کے سرکردہ شہریوں سے گفتگو کرے گی۔

مشرق وسطیٰ کے لئے ۴۸ میل پائپ لائن

واشنگٹن یکم نومبر۔ کرکوک سے لے کر شام تک تپی آسن تک جو نئی پائپ لائن بنائی جا رہی ہے۔ اسے مکمل کرنے کے لئے ۴۸ میل لمبی پائپ لائن کل یہاں سے مشرق وسطیٰ روانہ کی جا چکی ہے۔ امریکی محکمہ تجارت نے کیلیفورنیا کی کون لیڈ ویسٹرن اسٹیل کمپنی کو اسکی اجازت دے دی ہے کہ ۰۰۰‚۹۰ ٹن کے مجموعی وزن کی پائپ لائن بھیج سکتی ہے۔ (اسٹار)

ایٹمی طیارے بھی بننے لگیں گے

لنڈن ۳۱ اکتوبر۔ ہوائی جہازوں کی کمپنیوں کے منتظمین ایٹمی طیاروں کے متعلق سوچنے لگے ہیں۔ سر ولیم ہلڈرڈ نے بین الاقوامی فضائی رسل و رسائل کی انجمن کے ایک جلسہ میں کہا ہے کہ ایٹمی طاقت سے طیارے زیادہ رفتار سے اور زیادہ وزن کے ساتھ زیادہ مسافت طے کر سکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے طیاروں کے ذریعہ دولت حاصل کی جا سکے گی۔ لیکن جہاں تک معلوم ہو سکا ہے اب تک برطانیہ یا امریکہ کے طیارہ ساز مستقبل قریب میں ایٹمی طاقت سے اڑنے والے طیارے بنانے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ (اسٹار)

سیلاب زدگان کیلئے کراچی کے میمن پانچ لاکھ روپے دیں گے

کراچی ۳۱ اکتوبر۔ وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں نے دارالحکومت کے تاجروں سے جو اپیل کی تھی اس کے جواب میں کراچی کے میمن تاجروں نے پنجاب کے سیلاب زدگان کے امدادی فنڈ میں ۰۰۰‚۵۰۰ روپے دینے کا فیصلہ کیا ہے ۰۰۰‚۲۰۰ روپے کی رقم اب تک جمع ہو چکی ہے۔

مسٹر عبد الوحید آدم جی نے ۰۰۰‚۵۰ روپے دئیے ہیں۔ اور مسٹر عبد اللطیف ابراہیم بوانی نے اپنی کمپنی مسرز آغا برادرس لمیٹڈ کی طرف سے ۰۰۰‚۲۵ روپے دئیے ہیں۔ چندہ جمع کرنے کے لئے ایک کمیٹی قائم کر دی گئی ہے جو مسٹر ذکریا آدم جی۔ مسٹر عبد اللطیف ابراہیم بوانی۔ مسٹر احمد دادا۔ مسٹر ایم اے رنگون والا۔ حاجی حبیب۔ حاجی محمد تیلی۔ مسٹر ولی محمد قاسم دادا۔ مسٹر عبد الغنی احمد منیار اور مسٹر حاجی عبد اللطیف دھوبی پر مشتمل ہے۔ (اسٹار)

"انتخابات میں قطعی طور پر غیر جانبدار رہیئے"

لاہور۔ ۳۱ اکتوبر۔ حکومت پنجاب نے تمام محکموں کے اعلیٰ افسروں اور ماتحت ملازمین کو صوبائی اسمبلی کے انتخابات میں قطعی طور پر غیر جانبدار اور ہر صورت میں کسی سیاسی پارٹی کی امداد یا حمایت سے مجتنب رہنے کی ہدایات جاری کی ہیں۔ یہ ہدایات ایک سٹینڈنگ رول کی ترجمانی کرتی ہیں۔ اور ان کی خلاف ورزی نہایت سنگین جرم متصور ہوگا۔ (سرکاری اطلاع)

سرحد کے دیہاتوں میں اجتماعی جرمانے

پشاور۔ ۳۱ اکتوبر۔ ڈیرہ اسماعیل خان۔ بنوں اور مردان میں سات دیہات کے باشندوں پر ۱۴۲۶۰ روپوں کا مجموعی اجتماعی جرمانہ لگایا گیا ہے۔ مردان میں موضع ہشنگر کے ۱۱۹ باشندوں پر ۲۰ روپے فی کس کے حساب سے ۲۳۸۰ روپے جرمانہ لگایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ جرائم پیشہ افراد کے سرغنوں پر ۵۰۰ روپے فی کس جرمانہ کیا گیا ہے۔ الزام یہ ہے کہ ان لوگوں نے ایک سخت جرم میں امداد دی ہے۔ جس کے نتیجہ میں ایک بوڑھی عورت قتل کر دی گئی۔

مردان کے دو اور دیہات پیپل اور میاں خان کے باشندوں پر ۱۰ روپے فی کس کے حساب سے ۲۶۱۰ روپے اور ۳۴۸۰ روپے کا علی الترتیب جرمانہ کیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان دیہاتوں کے باشندوں نے قانون اپنے ہاتھ میں لے کر آپس میں آتشیں اسلحہ سے جنگ کی۔ جس سے تین آدمی ہلاک ہو گئے۔

بنوں میں موضع کوٹ آدم خیل کے باشندوں نے ایک قتل کی تفتیش میں حکام کی امداد سے انکار کر دیا تھا۔ ان پر دو ہزار روپے جرمانہ کیا گیا ہے۔ اس واردات میں مجرموں نے شاہ جہان کو قتل کر دیا اور اس کی نعش کو قبائلی علاقہ میں لے جا کر دفن کر دیا۔

ڈیرہ اسماعیل خان میں وندا شبرو کے باشندوں پر اسی لئے ۴۹۰ روپے جرمانہ کیا گیا ہے۔ کہ انہوں نے ایک مبینہ قاتل کو گرفتار کرنے کے لئے "چیفہ پارٹی" بنانے سے انکار کر دیا۔

پشاور ضلع میں متنی اور بڈوار پایاں کے باشندوں میں علی الترتیب ۲۰۰ اور ۱۰۰ روپیہ جرمانہ کیا گیا ہے۔ اس لئے کہ اول الذکر دیہات میں ٹیلیفون کا تار کاٹنے والوں اور موخر الذکر میں قتل کی تفتیش میں حکام سے تعاون سے انکار کیا گیا تھا۔ (اسٹار)

پاکستان کی مردم شماری

۹ سے ۲۸ فروری تک!

کراچی۔ ۳۱ اکتوبر۔ آج پاکستان کی مردم شماری کے انچارج نے مقامی صحافیوں کی کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے بتایا۔ کہ پاکستان کی مردم شماری کی تاریخیں ۹ فروری سے لے کر ۲۸ فروری تک ہی رہیں گی۔ سوائے پنجاب کے سیلاب زدہ علاقوں کے یا ان علاقوں کے جو اتنے سرد ہیں۔ کہ وہاں ان ایام میں جایا نہیں جا سکتا۔ مثلاً چترال۔ وادیٔ کاغان اور ضلع ہزارہ۔ اس مردم شماری پر کم از کم ۳۰ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔ عام سوالات۔ پیشے، زرعی حیثیت اور روزگار کے متعلق بھی ہوں گے۔ امید کی جاتی ہے کہ یہ رپورٹ جون ۱۹۵۲ء تک شائع ہو جائے گی۔

کپاس کی فصل میں ۲۵ فیصدی اضافہ

کراچی۔ ۳۱ اکتوبر۔ سنہ ۱۹۴۹/۵۰ء کی فصل کپاس کے متعلق تازہ تخمینے کے مطابق امسال کپاس کی فصل میں ۲۵ فی صدی کا اضافہ ہوگا۔ زیر کاشت رقبے میں ۸۔۵ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے۔ اور پیداوار میں ۲۵۔۶ فیصدی کا اضافہ ہوگا۔ امریکی قسم کی پیداوار میں ۴۳۔۴ کا اضافہ ہوگا اور دیسی کپاس میں ۲۲۔۷ کی کمی۔ بحیثیت مجموعی کپاس کی امسال ۲ لاکھ ۴۲ ہزار گانٹھیں ہوں گی۔ جن میں ہر گانٹھ ۴۰۰ پاؤنڈ کی ہوگی، امریکی کپاس کی گیارہ لاکھ ۲۶ ہزار گانٹھیں ہوں گی۔

اطلاعات کی مشاورتی کمیٹی کے فیصلے!

کلکتہ۔ ۳۱ اکتوبر۔ اخبارات و اطلاعات کی مشاورتی کمیٹی نے درمیانی عرصے کی کارگزاری کا جائزہ لیتے ہوئے آئندہ کیلئے بھی منافرت پھیلانے والی باتوں سے احتراز کرنے کی تلقین کی۔ جنگی ذہنیت کو کم کرنے اور خیر سگالی کے جذبات کو فروغ دینے کے متعلق قرارداد پاس کی گئیں۔ کمیٹی کا آئندہ اجلاس دسمبر میں مغربی پاکستان میں ہوگا۔

پاکستان میں روئی پر پابندی کا ہانگ کانگ میں اثر

ہانگ کانگ۔ ۳۱ اکتوبر۔ امریکی روئی کی برآمد میں کمی اور پاکستانی برآمد پر مکمل پابندی کی وجہ سے اندیشہ ہو گیا ہے کہ چند مہینوں میں ہانگ کانگ میں روئی کا ذخیرہ ختم ہو جائے گا۔ اگرچہ ہانگ کانگ میں کپڑے کے کارخانوں کا مستقبل شہر کے لئے موت و حیات کا مسئلہ نہیں ہے۔ اس لئے کہ یہ چھوٹے چھوٹے چند کارخانے ہیں۔ تاہم ان کے بند ہونے سے برا اثر پیدا ہوگا۔ (اسٹار)

لیک سکسیس۔ ۳۱ اکتوبر۔ کل سلامتی کونسل میں اسرائیلی نمائندے نے اردن اور مصر کے ان اعتراضوں کا جواب دیا۔ جس میں انہوں نے اردن پر حملے اور اسرائیلی علاقے سے عربوں کو نکالنے کے الزامات لگائے گئے تھے۔